

M. B. KHAN ARTIST Doodwad LUCKNOW

جلد ۹ نمبر ۲۲

قلمی ترشح

یکشنبہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۳ء

کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است

اوڈوائر صاحب نائر صاحب سے مقدمہ جیت گئے

ہم نے ۱۰ مئی کو اپنے قلمی ترشحات سے ایک چھینٹا اس مقدمہ پر ڈالا تھا کہ مدعی کا حق وکالت جج ادا کر رہا ہے لمبا پورٹ کے پاؤں پالنے ہی میں معلوم ہو گئے، پروان چڑھنے کے انتظار کی ضرورت نہیں۔ سر دست (۵۰۰) پونڈ کی ڈگری ہوئی ہے (دس لاکھ کا دعویٰ تھا) اور بیس ہزار پونڈ مصارف مقدمہ کے دلائے ہیں جسٹس میکارڈی کے ہوا خواہ بغلیں بجاتے ہیں واہ رے انصاف واہ رے فیصلے کے نعرے لگاتے ہیں کوئی کہتا ہے برٹش اقتدار کی ناک جج صاحب نے رکھ لی کوئی ہرزہ سرا ہے کہ صاحب ضرورت کے وقت محظورات مباح ہو جاتے ہیں واقعی اوڈوائر صاحب نے پنجاب میں جو کچھ کیا وہ حق اور ضرورت کے اعتبار سے بالکل درست تھا۔ ہم بھی ہوتے تو یہی کرتے۔ اس ہٹ دھرمی کا جواب ہندوستانیوں کی طرف سے خاید یوں دیا گیا کہ بنگال میں پراونشل کانفرنس جھٹی اور گوپی ناتھ سہا سے قاتل کی تعریف و توصیف کے پل باندھے گئے یہ محب وطن ہو تو ایسا ہو۔ ہمارے نزدیک ہیں دونوں قاتل ایک بڑا قاتل ہے جس نے قلمی اور بچے کے برابر انسان کی جان کو نہیں سمجھا دوسرا چھوٹا قاتل ہے جس نے محبت وطن میں کسی بیگناہ کی جان لی۔ اگر اینگلو انڈین مجموعی طور پر بہ مقتضائے نمک حلالی اوڈوائر کی تحسین کرنے میں برسر حق ہیں تو پراونشل کانفرنس بھی اس قصیدہ خوانی میں حق بجانب ہے البتہ بالا امتیاز

صرف مقدمہ ہی کہ اوڈوائر صاحب کو سزا نہیں ملی اور گوپی ناتھ بیچارا سزا پا گیا۔ اوڈوائر بیچارہ جنرل ڈائر سمیل ماش ہونے والا ہے اور گوپی ناتھ نے اپنا الزام دوسرے کے سر نہیں منڈھا۔ اوڈوائر اس وقت تک اپنے کارنامہ بے ایمانی کو عین ایمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور گوپی ناتھ آخر دم تک اپنے دعوے کا کیا نتیجہ پر افسوس کرتا رہا۔

یہ تو اپنے دہی کو کھٹا کہنے والوں کا حال تھا اب دانچہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند پر عمل کرنے والوں کا حال سنیئے۔ مہاتما گاندھی گوپی ناتھ سہا کے فعل و قصد پر نفرین کرتے ہیں۔ مگر کسی انگلستانی ذمہ دار کے منہ سے نفرین و لعنت کا لفظ اوڈوائر کے حق میں ہم نے نہیں سنا۔ اینڈریوز مسٹر محمد یکتیال مسٹر ہارنیمن کا ذکر نہیں یہ تو چولا بدل کے ہندوستانی ہو گئے ہیں چار اروے سخن ریزے میکڈانلڈ سڈنی الیور۔ اہل ونٹرٹن۔ لارڈ ویل وغیرہم کی جانب ہے جنکے پیٹ میں ہندوستانی آستا کی ڈبلی ہر وقت گھومتی رہتی ہے۔

تصدق ملایان ایران غریب کو ابھی جمہوریت کی صورت دیکھنے میں صدہا زوئین رخنے کرنے پڑینگے اور وہ مدتوں اس قابل نہ ہوگا کہ ترقی یافتہ قوموں کی صف نعال میں بیٹھنے کی عزت حاصل کر سکے اگر دیدہ انصاف دیکھیے تو مذہبی اور قومی دونوں حق آج کل کی روش طبیعت کے لحاظ سے صرف جمہوریت ہی کی بدولت محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اثنا عشری گروہ کے شریعت میں کسی بادشاہ کا کوئی حق نہیں ہے۔ غیر معصوم کو حق حکومت دیا گیا ہے بس اسوقت جمہوریت پر حفاظت حقوق کا مدار و انحصار ہے۔ اگر اس دلیل حصر کی ملاؤں نے مخالفت کی تو ان ملاؤں کا غیر شرعی اجماع بھی کلا بازی کھا جائے گا۔ دیکھئے جو دلائل اجماع کے خرق کو باطل و ناجائز قرار دیتے ہیں وہی جمہوریت کے خرق پر بھی صادق آتے ہیں۔ ایران سیاسی انقلاب کے ساتھ ملا پرستی سے

خلاف ڈالا جا رہا ہے۔ جمہوریت کے احکام میں ملاں کے تو ن عنتہ کا لفظ یقینا ثقیل ہے۔

اس جھوٹے پن پہ سیکڑوں نیز توف تصدق کہ ہمارے اہل وطن ابھی تک کونسلوں کو ہندوستانی کونسل سمجھتے ہیں انھیں بار بار یہ دھوکا ہوتا ہے کہ وطن اور اہل وطن کے متعلق ان کونسلوں میں ہر قسم بات پیش کی جا سکتی ہے چنانچہ مسٹر ٹی این داس صاحب نے اسمبلی کے اجلاس بمقام شملہ میں بھٹ نائر اور اوڈوائر کے مقدمہ کی نسبت یہ تحریک پیش کر دی کہ

"مقدمہ کا فیصلہ اور جسٹس میکارڈی کا طرز عمل قابل افسوس و نفرت ہے"

مگر صدر جلسہ مسٹر نیوگی نے فوراً منہ پہ ہتھیلی رکھ دی اور فرمایا کہ وہ ہنی کون سی اہم بات جس کی خاطر اجلاس معطل کر دیا جائے۔ یہ تجویز بے ضابطہ ہے لہذا پیش کرنے کی اجازت نہیں شعوہ صاحب حادث

واں کنگر استغنا ہر دم ہے بلندی پر
یاں نالہ کو اور الٹا دعوائے رسائی ہے

ان ہاں مسٹر نیوگی سچ کہتے ہو ایسی صدہا ناانصافیاں ہو چکی ہیں مگر سورج جدھر سے نکلتا تھا ادھر ہی سے نکلتا ہے۔ کائنات پر ایسے حوادث کوئی اثر نہیں رکھتے جسٹس میکارڈی کا اجلاس اور لیجسلیٹو اسمبلی کا جلسہ دونوں ایک ہی ہیں یہ آنکھ کی بدی بھوں کے آگے یہ ہماری بات مانو۔ کوئی مسئلہ جو ہندوستان اور اہل ہندوستان کی سود و بہبود یا انگریزوں کے ساتھ حسن ظن پیدا کرنے کا موجب ہو خبردار پیش نہ ہونے دینا ورنہ اسمبلی کی طرف سے مہاتما گاندھی اور انکے پیرووں کا دل صاف ہو جائے گا اور دیا عرصہ کا یہ لطف جواب قائم ہے خاک میں مل جائیگا۔

دیکھیے آپ کو زحمت ہوگی اگر آپ نے پنچ کے خریدار پیدا کیے ہم اپنے دل میں احسان مند ہونگے۔ منیجر

پنچ اہل خدا۔ خدا اہل پنچ

نیک قومیں یہ سمجھ گئی ہیں کہ دیگر اقوام کو غلام کے بعد باش اور مالکانہ حقوق دینے کے یہ معنی ہیں کہ ملک کو بیرونی نو آبادکاروں کے حوالے کر دیں اور خود اہل وطن ڈنڈے بجائیں۔ باہر والے کھا گئے اور گھر کے گائیں گیت۔ برطانیہ کی سلامتی میں ہندوستان خالی انگریز نہیں بلکہ تمام یورپین اقوام کی چراگاہ رہے گا اور کوئی قانون اس قسم کا نہ بنے گا جس کی پابندی سے یورپین کال کے زدہ اور فاقہ کش ہو کے مارے یہاں بیٹھنے کے لیے جگہ ڈھونڈنے نہ پائیں۔ مگر اہل امریکہ صاحب اختیار بھی ہیں اور دانشمند بھی اسی سے انھوں نے غیر ملکیوں کو ان کے بے در بے خانہ خراب کر دی۔ امریکہ کے قانونی دائرہ میں مداخلت کر دیا۔ نقل مکان کرنے والوں میں جاپانی بھی ہیں ان کو بھی یہ بسط شاق ہے بھلا وہ کیوں کرنے لگے۔ تیور دیکھتے ہی انیٹ کا جواب پتھر سے دینا شروع کر دیا۔ افاہ تم امریکن ہو لہذا بیماری کی حالت میں تم سے کوئی ہمدردی نہیں کی جا سکتی۔ بڑے کھٹیا جھیلو۔

"حضرت ہماری دوکان پر امریکی جی ہوئی کوئی چیز فروخت نہیں ہوتی۔"

"آپ امریکن مشنری ہیں گو ذاتی طور پر تو آپ سے کوئی دشمنی نہیں مگر غیرت وطنی کا تقاضا ہے کہ اگر آپ اپنے گھر میں ہمارے قدم رکھنے کے روادار نہیں تو آپ بھی یہاں سے خیر کیجیے۔ اور اپنی دینی برکتیں اپنے ساتھ لیتے جائیے۔ ہمیں آپ کی آسمانی بادشاہی کے فیض درکار نہیں۔ لے چلیے وعظ اپنے"

ہم سے پوچھیے تو امریکہ بھی حق پر ہے اور جاپان بھی۔

بیشک تیرے مگر میری خواہش شک نہیں۔ برطانوی نو آبادیوں میں جو ختیان ہندوستانیوں پر کی جا رہی ہیں آج انکا ساوسہ ہندوستانی نہیں کر سکتے۔ وہاں ہندوستانیوں کی کھوپڑی پلپلی کی جاتی ہے یہاں ہندوستانیوں سے کہا جاتا ہے جھک کے سلام کرو۔ دے نصیب اس چنیا کے جس پر ولایتی بوٹ نوازش فرمائے۔ خلافت، بمبئی وغیرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق کی زراعت جس بھی روز بروز ترقی



"دہسی ٹھٹھا نہیں ہے پیاری۔ تمکو میرے ساتھ چلنا ہوگا"
"ارے میری کلائی اکھڑی"

کرتی جاتی ہے۔ خود حکومت عراق تو کہتی ہے کہ یارو ہم تو یقینی غلام ہیں اگر چار برس اور غلامی کریں گے تو ہمیں نہ بچ جائیں گے۔ پڑوسی زبردست ہیں۔ حکومت انھیں کا اور وش ہے بھلا ان کے بگاڑ کے ہم کہاں رہیں گے۔ رعایا کہتی ہے کہ غلام ہو گے تم یا تمہارے باپ میاں شریف ہم نہ کسی کے غلام کبھی تھے نہ آج ہیں ترک بھی جب کبھی ترچیں کرتے تھے تو ہم ساری شیخی بھلا دیتے تھے ہاں اب غلاموں کے غلام ہوں گے

یہ شرائط معاہدہ ہم قبول نہیں کر سکتے۔ کہ جب کبھی برطانیہ کو تاک ہو وہ جتنی زمین چاہے لے لے زمین سرکاری ہو یا مال رعایا۔ نہ ہم جنگ میں ہمارے جنگی قانون سے نہیں بلکہ برطانیہ کے جنگی قانون سے رقبہ جنگ کے اندر مجرم کو سزا دی جائیگی لیکن اگر بغداد کے بازار میں کوئی برطانی سپاہی چلا جائے دل لگی کرے تو عفو کر و قبول جاؤ۔ دنیا میں یہی ہوتی آئی ہے۔ ہم نے بار ہا لوگوں کی چند یا باندھ کے احسان کیا ہے اور پاداش دکھیر کر دادیں تحسین و آفرین کے نعرے لگے ہیں باور نہ ہو تو ہندوستانیوں سے پوچھ لو۔ اور دائرہ کی ہے بولی گئی۔ ڈاڑھوں کے حق میں تھری چھیڑ دیے گئے تالیاں پٹیں غرض رعایا اور حکومت میں خاصی ٹھن رہی ہے کشت و خون بھی ہوا اور معاملہ ترقی کرتا دکھائی دیتا ہے۔ عراق میں تو آبادکاروں کا دھاوا کم نہیں ہوتا افواہ ہے کہ مخلوک حال عیسائی نحس قدم یہودی باشندگان آرمینیا کی بھیڑ چلی آتی ہے اور ان کی ملکیت عراق میں بڑھ رہی ہے۔ چاروں میں عراقیوں کی بودہ بڑھی تو کشمکش فساد اور خونریزی کی ہم پیشے کی ہونت ہیں ہماری سرکار برطانیہ کو عراقی کشمیری سے گالیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کے دی جائینگی یہ "مین ابوک" کی بچا۔

ہم تو اپنی برطانیہ کے واسطے ہرگز پسند نہیں کرتے عراق ایک پانسو میل کا ٹکڑا ہے جسے دجلہ اور فرات سیراب کرتے ہیں کوئی بڑا قطعہ نہیں ہے مگر سمندر سے ملا ہوا ہے۔ تجارتی اغراض اس سے بخوبی حاصل ہو سکتے ہیں۔ تجارت کے واسطے موزوں ہونا ایک ایسی بدقسمتی یا جرم ہے جسکی سزا یہی ہے کہ زبردست کا ٹھینگا ہمیشہ سر پر رہے لنکٹ زدوں میں پہلے اغیار آ بسیں بسیں کھائیں کمائیں اور خوش ہیں۔ مگر وہ دیسیوں کا یہ حال ہو کہ

حفاظتِ تجارت کے قومی دستگم دھندے میں الجھے پڑے رہیں۔

"اور ولایت جگہ ہمارا ہے ہم انھیں بڑا بھاری کاکھانا بنانا مانگتا۔ یہاں ہمارا کلی (قُلی) لوگ رہے گا"

"اور ہم ؟"

"تم جاوٴ جہنم"

"اور ہماری نسل چینی پوٹے ؟"

"او۔ سب کو کالا جیل کھانا۔ وہ تجارت بند ہونے نہیں سکتا"

"حضور آخر ہم کیا کریں۔ کرا اوپر بڑھ گئے ہر چیز گراں ہو گئی۔ مال باہر لدا ہوا چلا جاتا ہے۔"

"او تم جاوٴ ہندوستاں ہم کالا پانی بھی تمہارا واسطے بہت اچھا جگہ کاٹ سکتا"

"بخشئے حضرت ہمیں تجارت درکار نہیں ہماری آنکھیں تو آگلی سا آسائش خورد و نوش کو ڈھونڈھتی ہیں"

"او تجارت آزاد ہوا سیر ہمارا تماشٹ بولو نہیں تو مشین گن لگے گا"

ایک افیمی کا خط بنام مسٹر سینڈرلینڈ باشندۂ امریکہ

مسٹر سینڈرلینڈ۔ قربان جاؤں آتنا دو باتیں میری بھی سن لو۔ ایک بوڑھیا پر کسی حاکم نے ظلم کیا بیچاری شکایت لے کے بادشاہ کے پاس پہونچی۔ بادشاہ نے حاکم کے نام بڑا سا پروانہ لکھا کہ اس بڑھیا پر رحم کرو جو حقوق تلف ہوئے ہیں وہ اسکو پھر عنایت کرو۔ آپ جانیے شاہی عہد میں بڑے بڑے موٹے گندے کاغذوں پر لکھے جاتے تھے جن شاہی مہر بھی چار انچ مربع سے کم نہوتی تھی قلم سے عبارت تحریر کی جاتی تھی غرضکہ یہ گز کا لمبا چوڑا شقہ سرکاری شاہی لے کر بڑھیا اس فرمان کو حاکم کے پاس لے گئی۔ حاکم صاحب سے ذری اور ڈائر نما انھوں نے شکایت کا عوض یوں لیا کہ فرمان کی بتی بنا کے بڑھیا کے حلق میں جلائی اور کما نگلی سکو۔ بڑی مشکل سے بڑھیا کے معدے تک فرمان پہونچا۔ غریب بڑی بی فرمان نوشیجان کرنے کے بعد پھر دربار دولت پر فریاد لے کے گئیں۔ بادشاہ اس حکایت کو سن کے طیش میں آگئے اور منشی کو حکم دیا کہ اس سرکش حاکم کو تنبیہی فرمان لکھا جاوے۔ لالہ دبیر چند نے ایک پورا تختہ اول کا غذ کا اٹھایا اور لگے طومار تیار کرنے۔ بڑھیا نے جونہی کاغذ دیکھا دم سوکھ گیا۔ چلا کے کہنے لگی "اے



ارے رے ڈوبی! ڈوبی!! ڈوبی!!!

ہندوستان:۔ صاحب موری نیا پار لگا دے۔ ہاں ہاں موری نیا پار لگا دے۔
صاحب (دستِ ہمارے آنا) گو نا تنخواہیں بڑھا دے۔ بھتے بڑھا دے سفر خرچ دلا دے۔

میاں اے لالہ خدا کے لیے کاغذ چھوٹا سا ہو"۔ بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیوں؟" بڑھیا کہنے لگی ظل اللہ یہ کنیز بڑھیا ہے۔ بڑے بڑے کاغذ نگل نہیں سکتی۔ چھوٹا سا پروانہ عنایت ہو جسے جلدی سے نگل جاؤں اور حلق نہ چھلے۔

یہ حکایت شاید اکبر شاہ کے زمانہ کی ہے مفتی جی داستان گو نے بیان کی تھی اللہ جانے سچ ہے یا جھوٹ مگر ہے بہت دلچسپ آپ نے ہندوستانیوں کے نام جو خط لکھا ہے اسے دیکھتے ہی مجھے یہ حکایت یاد آگئی۔

آپ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ انگریزوں نے ہندوستان کو اقوام کی انجمن سیاسی میں جگہ دی ہے انھیں لازم ہے کہ اپنی آواز بلند کریں اپنی ہمت تمام دکھائیں اپنے واسطے ایک اچھے نائب کا انتخاب کریں وہ مضبوط دل گردہ والا ہو وہ ہر جگہ کو گھسٹ دے تو وہ ہندوستان کا نائب مطلق ہو برطانیہ کا مختار عام نہو۔ آجتک برطانیہ کی غرض اس قسم کی نیابت سے یہ تھی کہ برطانوی ووٹ کھسوٹ کو حق بجانب ٹھہرانے میں برطانیہ کے نومیندوں کا شمارہ دوسروں سے بڑھ جائے۔ اس نیابت سے خود ہندوستان کو نفع پہونچانا اصلی مقصد نہ تھا۔ ہندوستانی ممبر تو لمو کی پڑیا ہیں جو کھیت میں جانوروں کے ڈرنے کے واسطے بنائی جاتی ہے یا تمغہ ہیں جنکے ذریعہ سے سرکار پہچانا جاتا ہے یا ہاودہ عماری اور ماہی مراتب ہیں جو صاحب کی سواری میں نمائشی زینت بڑھاتی ہیں اب وقت آگیا ہے کہ اس تنخواہ سے بی اماں صغری زردی علیحدہ کی جائے لالہ جیت رائے ولایت جاچکے ہیں (یہ سچ نکلے) انڈین نیشنل کانگریس کو لازم ہے کہ لالہ جی کو ایک مضبوط ڈپٹی کمیشن کا چیرمین بنائے جو آئندہ نومبر میں لیگ کانفرنس ہونے والی ہے لالہ جی ہندوستان کی جانب سے ہو کا نفرنس میں شریک ہوں ..... وغیرہ وغیرہ جان کے متعلق جو بیاں ہیں گر کی انگریزی حکومت یا ہندوستانی حکومت کر رہی ہے اسکے نقصانات واضح کیے جائیں خواتین بھی اس ڈپٹی کمیشن میں شامل ہوں اور وہ کہیں کہ عورتوں پر اس نامراد افیم کا کیسا برا اثر پڑتا ہے لیکن مجھو نامراد تو کہیے چھٹی بیگم کا بنڈا اکنوارا ہے۔ افیموں کا کسقدر برا اثر پڑتا ہے۔

غرضکہ آپ نے مردوں میں ہر ایک سر آوردہ لیڈر اور عورتوں میں ہر ایک نامور لیڈی کا نام لیا ہے۔ آپ کا مضمون طولانی ہے اگر یہ اردو کا غذ پر شاہی فرمان کی طرح لکھا جائے

کر چکیں ہیں۔ جبکہ پورے چار تختے صرف ہوں ہندوستانی حکومت کا حال دیکھئے باہر سے حکومت کے خلاف جو آوازیں بلند ہوتی ہیں انکا قصاص ہندوستانیوں سے لیتی ہے کوئی شخص ایسے مضمون لکھیں خار وا کریں اور پکڑا جائے بیچارہ [illegible] عثمانی۔ خود برطانیہ کے مرکز میں بالشوازم ادھر بیچارے ہوں گا چھوڑے جائیں ہندوستانی جیل کے ایسے خط بھیجنے والے مزا کرتے ہیں اور مکتوب الیہ جیل خانے میں پڑے پیٹتے ہیں گورے بالشویکوں سے باز پرس نہیں ہوتی اور کالے مخاطب پر ڈنگ مارا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ ہمدردیاں خدا کے لیے کسی اور وقت پر اٹھا رکھیے۔ اب گلے میں اتنی خامیں پڑ گئی ہیں کہ کسی طرح چار چار تختہ کے فرمان عمل نہیں سکتا ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ آنجہانی انکے بیٹے اور انکے پوتے نے جو فرمان آزادی اکثر بھیجے وہ بھی ہندوستانی معدے میں آجتک قراقر پیدا کر رہے ہیں۔ چند روز کا ذکر ہے کہ صلاح الحکیم جی ہندوستانی بڑھیا کو بجبر نکلائی گئی۔ متعدد کمیشنوں کی رپورٹیں بھی بیویوں کی تیموں غریب کے معدے میں انسداد کام رکھی ہوئی ہیں انکی دعا چوکڑی کسی جو من یا تمک سے بھی دفع نہیں ہوئی خراب خانہ خراب ایک حکام سید چھیڑے کانگریس نے اسکے متعلق وعدہ وعید کی مگر حضرت واعظ کی دستار سر بازار اتری۔ دھرے گئے بہتیرے فرزندان کانگریس بڑے گھر میں سام بانس کوٹ رہے ہیں اب آپ بی چھٹی بیگم کے خلاف زبان کھولنے کا مشورہ دیتے ہیں، واللہ جلیاں مرجاؤ گا یہاں کے حکام کبھی کسی صحیح مشورے پر عمل نہیں کرتے۔ ہاں "دام بڑھاؤ" کا سہل نسخہ ان کو یاد ہے دام بڑھانا شروع کر دینگے اور ہفتہ میں ہم ایسے غریبوں کی موت آجائے گی۔ ساٹھ ستر روپیہ سیر اب بکتی ہے سو دو سو تک قیمت بڑھی تو بتایئے ہمارا کیا حال ہوگا۔ خدا جانتا ہے ابھی سے نشہ اتر گیا۔ جمائیاں آرہی ہیں۔ اے حضرت آخر آپ کو کیا سوجھی افیم کھلائی ہے تو کھانے دیجیے۔ اس غریب چھٹی بیگم نے دنیا کو کن سے رہنے کا سبق پڑھایا ہے دیکھیے چینیوں نے جب سے افیم چھوڑ دی ہے چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا بھلا کوئی ایسا [illegible]

ہمارا قصد تھا کہ پینک سے چھٹی ملے تو ہم بھی سرکار کو چٹھی لکھیں اور انہیں صلاح دیں کہ برطانوی بالشویکوں سے گھبرائے نہیں سب کو افیم کھلائے چار روز میں نکلے کا سا کس بل نکل جائے تو ہمارا ذمہ پھر یوں بھی کریں۔ اور چوں کریں تو ٹوٹا ان کو ہندوستان روانہ کر دے یہاں آتے ہی من و سلویٰ نان و حلوا کے گھاٹ اتریں گے وطن کی تنگی ترشی بھول جائینگے ہندوستان میں کیا نہیں ہے۔ ولائتی پانی کی دکان ہے۔ ٹینس کورٹ کے لیے میدان ہے۔ شکار کے واسطے بیابان ہے۔ کورٹ شپ کے لیے مکان ویران ہے۔ خوراک میں بھی تخفیف۔ پوشاک میں بھی تخفیف طلب حقوق میں بھی تساہل سبزہ اور سیراب بنانے کے جنون میں بھی کمی۔ لہو کے جوش میں بھی انحطاط اب رہ گیا صرف زمانہ جنگ کا قرضہ۔ ہندوستانی قرض کی ادائی تو آج ہوسکتی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ میں پچاس ساٹھ ارب کے نوٹ دو روپیہ والے چھپ سکتے ہیں جب قرضخواہ تنگ کریں گورنمنٹ نوٹ چھپوا کے بانٹ دے۔ اللہ نے چاہا دنوں کے ساتھ سارا قرضہ گھس پس کے اتر جائے گا۔ دیکھی یہ اپنی اپنی رائے ہے ہم ہندوستانی ہیں ہندوستان کے بارے میں رائے دی انگلستان کورٹ [illegible] گمنام و مجہول کی ترکیبیں اس سے اچھی اچھی یاد ہیں وہ اپنا سامان آپ کرے گا۔

آپ نے اپنی تحریر میں عورتوں کو مخاطب کیا اللہ رکھے اب وہ آزادی کا راگ گا رہی ہیں اگر فی الحقیقت آزاد ہونا چاہتی ہیں تو مردوں کو افیم کھلا دیں پھر بھگو بھگو کے لگائیں کیا مجال جو کوئی سر اٹھائے۔ رہے بنگالی ٹیگور وغیرہ گجر لیڈر تو وہاں چھٹی بیگم کا استعمال بہت شان سے ہوتا ہے افیم دودھ میں پکائی جاتی ہے بالائی آقا کا حصہ بچا ہوا دودھ نوکروں کا حق ہے اور یہ بالائی معدہ کے حصہ زیریں میں پہونچی اور شاعرانہ تخیلات کے سنگلی نے کوتیاں بدلیں کا کوٹ الیزن طرز۔ جگہ [illegible] ہرگز امید نہیں ہے کہ ٹیگور دیگر بنگالی اس اکسیر شفا کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائیں۔

الحاصل آپ نے اور آپ کے دوسرے دوست مسٹر تارک ناتھ داس نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ ہندوستان کے واسطے بوجوہ [illegible] بیچارے ہندوستانی خواہ مخواہ پکڑے جائیں گے اور آپ دور سے تماشا دیکھینگے [illegible] غل مچائینگے۔ ہندو ہمارا فرزان غریب بڑھیا کے حلق میں نہ [illegible] یہ تہذیب کے خلاف ہے تہذیب یا اسکو بچشم ناراستی ملاحظہ فرمائے گی۔ تم ہند کھانے کے قابل نہ رہوگے۔ تو مہربان اس حکیم حاجی کا افر جیل خانہ میں سام بانس کوٹنے والے بوڑھی ہمارا بھی نہ پڑے گا بلکہ آپ جتنی زبان درازی کرینگے اتنی ہی قید جیل کی زندگی بڑھے گی۔ لوگوں سے کہا جائے کہ ان تحریر مچانے والے حاتیوں کے گلے میں افیم کا [illegible] یہ کیوں تمہاری طرف سے چلاتے ہیں۔

خاتمہ خط پر بندہ عذر خواہ ہے کہ افیم کی ترنگ میں جا بے ربط جو کچھ دماغ نے لکھوایا لکھتا چلا گیا ہوں نہ آپ برا مانئیے نہ سرکار برا مانے خوش نیت پر ہم افیمچیوں کی سادہ عالم تخواہ ہوں اب سیاہی میں امساک پیدا ہوگیا لہذا رخصت ہوتا ہوں۔

راقم۔ افیمی خیر خواہ عالم



M. B. K.

"زود شکن شرائط"

وزارت ہند بولے میاں جلد باز۔ پہلے میرا منّ ستاؤ (منّاؤ) پھر کھلونے کو ہاتھ لگانا۔ ان حبابوں پر پکڑے ہو اگر یہ نہ ٹوٹے تو ہوم رول ملیگا۔ سو راج دل لگی نہیں ہے ۔"
(جناب سعود زیر ہند نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے "برطانیہ کا دل نہ توڑو ورنہ ...... خود ہی تمہیں خود مختار کر دے گی " یعنی صابن کے حباب ٹوٹنے نہ پائیں۔
ہے کوئی ایسا ماری جو ایسی نازک شرط کے گولے پر چلے پھرے اور ٹوٹنے نہ دے " (پنچ)۔

جلد ۹ مضامین غیر نمبر ۲۳
یکشنبہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۲۳ء

ملا نما اور منطق آرا بیگم

نمبر ۲ (تتمہ ۸ جون سنہ ۲۳ء)

ملا جی کس کتاب میں لکھا ہوا ہے
بنچی حرام کہتے ہو بنچیا حلال ہے

ملا نما:- محترمہ بیگم صاحب! اسکی مثال بعینہ یہ ہے کوئی شخص کا فر ہو اور کلمۂ شہادت جاری کرے تو بوجہ اجرائے الفاظ اور اسکے اطلاق مسلم کا ہو جاتا ہے اور وہ بظاہر مسلم سمجھا جاتا ہے و بالعکس یعنی جب تک ان وکیل صاحب نے تردید و تغلیط بلکہ تفسیق و تجہیل علمائے اعلام کثر ہم اللہ فی الانام نہ کی تھی اسوقت تک وہ معترف حق علما تھے۔ پس حسن ظن ان سے رکھنا چاہئے تھا و اذ لیس فلیس فافہم۔ و تدبر۔ اور یہی رائے ہے اکثر خاندان پادشاہ و خاندان اصفیا کی سلمہم اللہ تعالیٰ میں دیکھتا ہوں کہ ہر غیور و معزز کے خیالات برعکس لے اخبار نیچے ہیں اور اگر یہی حال رہا تو میں حکم دوں گا آپ کے شوہر کو کہ وہ اجتناب کریں آپ سے معاشرت میں تاکہ نہ جاری و ساری ہو اثر آپ کی صحبت کا اور یہ آپ کے شوہر کے جبر کی گذشتہ عادت ہیں حق علما کے۔

بیگم:- سنی بیچ کہے گا۔ جب آگئے وہاں سے ان کو (نواب) بڑکانے۔ اترو! دیدیے آپ کے دیدے سے۔ گھڑی بھر میں سترت بن گئے ادھر بیسیوں واسطے۔ ذرا اسی عرصے میں منہ دیکھ لے گا۔ یہ شیعہ کالج کا دفتر نہیں ہے یہ میرا گھر ہے وہ جو آپ کے بے دام غلام ہیں (نواب) جو کبھی خرچ بھی کریں اور ان کیونڈ کے گھر سے نکال دوں۔ آپ کی جو حکمیں ہیں وہ آئے جو قرآن حدیث حرام حلال ہے واقف خوبیاں بندی کتابیں جانے بیٹھی ہے کہ ملا نما۔ حدیث بیکار ہے اگر ایک مجتہد کی تقلید آپ نہیں کرتیں تو نماز روزہ کچھ مقبول نہیں ہے۔

بیگم:- اے کیوں نوج۔ آگئے نہ آپ اپنے رنگ پہ آپ کو شرم نہیں آتی کہ حدیث کے مقابلہ پہ اپنا فتوےٰ لگاتے ہیں۔ امام تو فرماتے ہیں کہ ہمارے کہنے پر چلو آپ کہتے ہیں نہیں ہمارے مجتہد نے کہا ہے۔ اگر آپ کا فتوےٰ حدیث کے مطابق ہے تو سر آنکھوں سے مانیں گے ورنہ پڑے مجتہد ہیں میری جوتی مانتی ہے کیسا مجتہد جی اور کہاں کا مفتی جی۔ وہ دن بلد گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے۔ اب وہ دکانداری نہیں چلنے کی مجھے معلوم ہے کہ آپ کے باوا نے کیونکر آپ کے واسطے سند آراستہ کی اور آپ اپنے بزرگوار سے مانگے بار کھنچی ہوئی گلوری کے واسطے کیا کرتے ہیں مولوی نما صاحب یہ خدا کے احکام ہیں ان کو مارئیے بیہ اعتبار لونڈوں کے سپرد نہ کیجئے۔ خدا سے ڈریئے۔ وہ مقتبر فن کا ......

ملا نما:- بس میں حکم دیتا ہوں کہ آپ خاموش رہیں اب آپ ذاتیات پر حملات شروع کرنے لگی ہیں۔

بیگم:- ذرا طبیعت کو روکئے اری الفریدن مولوی صاحب کے لئے برف کا پانی لا۔ سوختہ آپے میں نہیں ہیں۔ کیسے ذاتیات اور کیسا آپ کا حکم۔ جب آپ اپنے لونڈوں کی ذات کو مفت! بنائیے گا تو وہ ذات بھی نہ جائے گی؟

ملا نما:- العیاذ باللہ فی الحقیقہ وہ صاحبزادے حضرت قابل احترام ہے۔ میں خود اسکی اقتدا بسا اوقات کرتا ہوں۔

بیگم:- اے ہاں کیوں نہ ہو کس کا بیٹا ہے۔ آپ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیے گا تو دنیا اسکو پیر مغاں کیوں مانے گی۔ میں بتاؤں ترکیب! سنئے!

حکایت

ایک شخص بڑے لاہل تھے اسعد مخلص پھکڑا بیگ۔ ایک دن کتاب میں انھوں نے دیکھا کہ دنیا بغیر کے حاصل نہیں ہوتی آدمی نے طبیعت دار جھٹ سے ایک کاغذ کا بجبہ کتر کے لیٹی سے سینے پر چپکایا لنگوٹی باندھی اور پر شہر نکل گئے۔ جہاں انکو کوئی جانتا پہچانتا نہیں تھا جا بیٹھے ایک بڑ جبو بجے کے یہاں بھاڑ جھونکنے پھونکنے کرنے لگے۔ گھر اور روٹی بولنے لگے درجہ ایسی بنائی کہ جو دیکھے وہ تو یہ جھے۔ کوئی بات بچھے میں منہ آتی۔ دو برس تک نہانے دھونے نہیں سارا تن بھاڑ کے دھوئیں سے کالا توا ہو گیا۔ بڑ جبو بجے کی دوکان کے سامنے ایک مکتب تھا دو برس کے بعد انھوں نے مکتب میں جانا شروع کیا۔ آپ جانیے آدمی آتا جاتا ہے تو لوگ اس سے کام کاج لیتے ہی ہیں مولوی صاحب بھی چلمیں بھروانے لگے۔ ایک دن انھوں نے مولوی صاحب سے کہا مولوی صاحب مولوی صاحب ہمکا بھی دو ایک حرف کا پڑھا دیو جی۔ ہاں نماج سہی پڑھنے جائے۔ دو بول ہمیں بھی پڑھا دیا کرو تاکہ نماز صحیح ہو جائے۔ فرمائش بھی عجیب لوگوں نے ہنسنا شروع کیا۔ مگر انھوں نے صبر کیا۔ جب کئی مرتبہ انھوں نے اصرار کیا تو مولوی نے کاغذ پہ الف بے لکھ دی۔ بیچارے مدتوں الف کو انگشت لگتے رہے کوئی سال بھر میں الف بے ختم ہوئی اب سیپارے کی نوبت آئی دو برس میں نکلتے نکلتے وہاں تک پہنچے۔ ان کا علمی ذوق شوق اسقدر مشہور ہو گیا تھا کہ سارا شہر ان کو جاننے لگا۔ لوگ انکے سبق پڑھنے

غرض مولوی صاحب سکھڑ کنے بھر کنے کا تماشا دیکھنے دور دور سے آتے تھے۔ قضارا ایک دن مولوی نے نقشے کھتے پر اپنی ڈاڑھی لوچ لی اور بہت برا بھلا کہا بیچارے وہاں سے سیدھے دریا کی طرف چلے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے دریا میں چھلانگ مار دی۔ کنارے پر جو لوگ کھڑے تھے انھوں نے دیکھا کہ یہ چھوٹا ابھرا بجز بھونکے کو بڑا سادیا افسوس کیا مولوی کو باتیں سنائیں شہر بھر میں ہلڑ مچ گیا کہ بجز بھونے کا گنوار لوگ مارے غیرت کے دریا میں ڈوب مرا۔ !!

بیچارے کو پڑھنے کا بہت شوق تھا مگر دوسرے دن لوگوں نے دیکھا کہ حضرت ایک پگیا باندھے ٹخنوں تک نیچا کرتا پہنے مکتب میں کھڑے ہیں اور نہایت فصاحت و قرارت کے ساتھ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" فرمارہے ہیں۔ ہر شخص کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہے۔ ابھی کل تک تو انکی زبان سے ورق نکل صاف نہ نکلتا تھا آج شین کے سنے لگا رہے ہیں۔ ہر شخص نے مزاج پرسی کی۔ واردات پوچھی انھوں نے فرمایا۔

:- ایہاالناس جب مجکو جناب مولانا نے سخت سست کہا تو میں نے بقصد خودکشی دریا میں ڈوبنا چاہا۔ دریا کی تہ میں پاؤں لگا تو مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے مجھے گود میں اٹھا کے کنارے پہونچا دیا۔ لب دریا ایک خیمہ استادہ تھا اور اسمیں ایک بزرگ مسند آرا تھے مجھ سے کسی شخص نے کہا کہ یہ (معاذ اللہ) رسول اللہ ہیں۔ میں انکے قدم اقدس پر گر پڑا انھوں نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا بس دست مبارک کا سینہ سے مس ہونا تھا کہ تمام دروازے علم کے مجھپر کھل گئے۔ دماغ کی تاریک کوٹھری روشن ہوگئی اب میں جملہ علوم و فنون کا ماہر کامل ہوں شہر بھر کے فاضل عالم آئیں اور میرا مقابلہ کرلیں۔ پھر حضرت نے اپنا سینہ کھول کے دکھایا تو ایک پنجہ کا نشان نمودار ہوا جسکی رنگت کھال کی رنگت سے بالکل جداگانہ تھی۔ اب کیا تھا لوگ ان کی زیارت کر چلے سینہ پر بوسوں کی جھڑیاں کھینچنے لگیں معلوم ہو گئی کہ معجزہ ہوا۔ لباس کی دھجیاں اڑیں جس کسی نے کوئی علمی مسئلہ چھیڑا

فرما جواب شافی ملا۔ شدہ شدہ بادشاہ تک یہ خبر پہونچی وہ بھی بیتاب ہوکے زیارت کو آیا اور فوراً وزارت کا عہدہ عطا کیا۔

مولوی تمامے نے کہ یہ طرح صاحب یہ میدان آپ کے واسطے بھی کھلا ہوا ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو مشہور کردیجیے کہ زید دامعین جگر بند ...... سلمہ اللہ القدیر عجب مقدس شخص ہیں شب کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرئیل ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے تھے۔ فرشتے صف باندھے انکے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ صاحبزادے کو سکھا دیجیے کہ جب کوئی مشکل مسئلہ دریافت کیا جائے تو سائل سے کہدو "جاؤ میرے شاگرد ابا جان سے پوچھ لو" یہ رونق آپ کی زندگی بھر رہے جائے گی۔ اور آپ کے بعد اگر صاحبزادے میں عقل ہے تو جب شاہ کا روزہ رکھ لینگے مٹھی میں مٹکنیاں بھر کے بیٹھ رہیں گے۔ ایک چیپ سستر ملا دالتی ہے اگر علم کا دروازہ بند ہے تو مکاری کا دروازہ کھلا ہے اس مکاری کے دڑبے یا خلوت خانہ میں جہاں ننگی تصویروں کے البم تاش کی گڈیاں عمدہ عمدہ قالین بچھے ہوئے ہیں وہاں بڑے بڑے طغرے لکھوا کے لگا دیجیے "العلماء ورثۃ الانبیاء" "العلماء امناء الانبیاء حصون والاوصیاء سادۃ"

دس بارہ مولوی نوکر رکھیے جو صاحبزادے کے سامنے کتابیں کھولے بیٹھے رہا کریں۔ یہ کرایہ کے طالب علم بہت کام آئینگے۔ اینڈا بینڈا مسئلہ کوئی صاحبزادے سے پوچھیگا تو جواب دے دیں گے۔

تماشے: اچھا تو پھر اس تمام تقریر لبنی کا ماحصل کیا ہوا؟"

بیگم: توئی آپ ایسے ننھے بھولے ہیں کہ صاف صاف تقریر کا مطلب بھی نہ سمجھ سکے۔ اچھا بالکل چھانٹا اچھوڑے دیتی ہوں آپ کی ترکیب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے جاہل صاحبزادے کو لکھے پڑھے دکھانا چاہتے ہیں۔ جاہل جلبن کا یہ

حال ہے کہ جہاں عورتوں کو آپ کی بہو بننے کا شرف حاصل ہے وہاں دو تین لڑکے بھی ڈاکو بن چکے ہیں۔ ایسی حالت میں لوگوں کی عاقبت کا عذاب دجو انکو پیچھے آپ کے ذبالوے نماز پڑھتے ہیں) آپ کی گردن پر ہوگا۔ (باقی آیندہ)

راقم ظلاسفر

توکل علیہ الرحمہ

شہر گرانگرم بہشت ہو رہا ہے ہوا کا ہر ایک جھونکا گرم سلاخ کی طرح گوشت کو جھلساتا ہوا ہڈی کی خبر لیتا ہے۔ اس تراقے کی گرمی کو دیکھیے اور برف کی مشینوں کی بے اعتنائی ملاحظہ فرمایے سنتے ہیں کہ ایک آدھ مشین کو تو لقوے یا فالج کا عارضہ ہو گیا۔ اور دیگر مشینیں تاجرانہ بوالہوسی کے مرض میں گرفتار ہو گئیں۔ ٹھیکہ داروں نے ایک آنہ کی جگہ آٹھ آنہ سیر تک برف بیچی بیچارے اہل شہر گرم پانی پی پی کے اس کمینہ تجارتی چال کو کوستے رہے ہیں۔ چند روز اس طرف وہ اندھیر چل رہا تھا کہ خدا کی پناہ اب دو ایک روز سے کسی کسی وقت وہ مکھسی گرمی ہوتی ہے کہ کہ برسات کی آس کو ترسائے۔ شاید چیچک لون اور بخار کے سلسلے میں مرحوم ہونے کے بعد ابر رحمت آبیاری فرمائے۔ اور دل کی سوکھی کھیتی میں تری پہونچے سر سبزی آئے۔

دہلی کا ہر دلعزیز ماہوار رسالہ

دین و دنیا بالکل مفت

دین و دنیا اگر آپ نے ابتک نہیں دیکھا تو نمونہ طلب فرما کر ملاحظہ فرمایے۔ بلکہ آپ تمام عمر مفت منگا کر دیکھ سکتے ہیں اور مفت حاصل کرنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ ... روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر ایک سال کے لیے اپنے نام جاری کر لیجیے۔ پھر ہر سال دیکھے ہوئے پرچے احتیاط کے ساتھ واپس کر دیا کیجیے۔ یہ پرچے واپس کر دینا گویا آیندہ سال کے لیے قیمت ادا کر دینا ہوگا۔ اور اسطرح آپ ہر سال دین و دنیا کے خریدار رہیں گے۔ جب آپ آیندہ سال کے پرچے نہ لینا چاہیں تو دیکھے ہوئے پرچے بھیجکر ہمیں اطلاع دیں کہ دفتر خریداری سے آپکا نام خارج کر دیا جائے۔ ہم فوراً آپ کی وصول شدہ قیمت واپس کر دینگے سالانہ قیمت قسم اول ۲ قسم دوم ... (محصول ...)

منیجر رسالہ دین و دنیا دہلی

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ نمونہ کی بدولت ہی ہم اخبار کی قابلیت، ایڈیٹر کی معلومات [illegible] کافی واقفیت ہو گئی۔ اُنکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں نہیں رہتے ہیں اُن کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پرواہ نہیں۔ لہٰذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی اُنکے مذاق کے موافق مل جائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ بھی ہزار نعمت کھائی [illegible] بخیر شما را سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے لہٰذا حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہ ہوں۔

(۳) بعض قدردان دفتر سے ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس عرصہ میں ناغہ ہوئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہو۔

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۳ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں ہفتہ اور شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگائیے۔

(۵) اگر وہ پرچہ اپنے ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہو تو خود خریدار ہو جانے سے [illegible] قدردانی [illegible] احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش [illegible]

والسلام

منیجر

اعلان باحلف

دعا مفید المحبت مع روحنی منتر

دوستو اگر آپ کسی شخص کے مبتلا محبت ہوں اور آپ کو [illegible] یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشاء شادی کرنا چاہتے ہو فوراً اہل اسلام دعاء محبت اور اہل ہنود روحنی منتر منگا کر آزماویں روحنی منتر سے مطلب تین یوم میں اور دعا محبت سے دو یوم میں شرطیہ مشتاق ہو جاتا ہے دعا محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے روحنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے یہ ہیر پھیر نہیں ہے [illegible] بجز علاوہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حقیقی اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ ہدیہ کتب ذخیرہ عشق کامل [illegible] مفتاح الغیب [illegible] ماہ پیکر [illegible] لذت النساء باتصویر [illegible] ملنے کا پتہ۔

عبدالرشید بکڈپو ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک۔

(۲) جلد [illegible] کے دو نمبر [illegible] نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونے موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیئے فی جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معجزنما حمائل شریف مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہوگا

ترجمہ [illegible] حضرت [illegible] علی صاحب قادری حاشیہ پر [illegible] تفسیر [illegible] ہر صفحہ [illegible] تیار ہو گئی ہے [illegible] فضائل [illegible] سب سے پہلے [illegible]

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب [illegible] کوچہ [illegible] دہلی

مُفت نمونہ

منگوا کر دیکھو

[illegible] کھانے کا مصالحہ [illegible] کھا کر دیکھو [illegible] مفت [illegible] آزما کر دیکھو۔ قیمت [illegible]

پنڈت پیارے لال شکل [illegible] گنج کانپور

خوشبودار! خوش ذائقہ!! خوش رنگ!!!

زردہ تمباکوئے خوردنی

[illegible]

قوام مشکی زعفرانی گولی نقرئی و طلائی

[illegible]

مقتدا خان اقتدا خان

تاجر تمباکوئے خوردنی و عطر لکھنؤ سے طلب کیجئے تار کا پتہ [illegible] لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سورج مارکہ

جرمنی خضاب [illegible]

اس سے [illegible] خضاب روئے زمین پر نایاب [illegible] ہر صفت موصوف ہے

[illegible]

قیمت فی شیشی [illegible]

[illegible] مفت طلب فرمائیے

[illegible]

[illegible] امین آباد لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ا۔ ۷۸۳۔ اودھ پنچ لکھنؤ